www.ahlulathar.net

غیر اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کرنے والا کب ملت سے خارج ہوگا؟

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ اگر حکمران اللہ تعالی کے نازل کردہ حکم کے علاوہ فیصلہ کرتا ہے، جب کہ وہ یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ کرنا ضروری ہے، اور یہ سب سے افضل اور ہر فیصلے سے بہتر ہے، مگر صرف اپنی خواہشِ نفس کی پیروی میں اللہ کے حکم کے بغیر فیصلہ کرتا ہے، اور اپنے سے پہلے حکمران کی تقلید میں ایسا کرتا ہے، تو کیا اس نے ایسا کفر کیا جو اسے ملت سے خارج کردیگا؟

جواب: اس سے وہ ملت سے خارج ہونے والا کفر تو نہیں کرتا لیکن اس سے وہ گناہگار (ضرور) ہوگا، جس نے حکم میں ظلم کیا، اور اس پر نافرمانوں اور ظالموں کے گناہ کا بھی حکم لگے گا، مگر اس سے وہ اسلام سے خارج نہیں ہوگا۔

لیکن جو اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ نہیں کرتا، اس عقیدے کے ساتھ کہ غیر اللہ کا فیصلہ بھی اللہ کے فیصلے جیسا ہے، یا غیر اللہ کا فیصلہ بہتر ہے تو یہ ہے جس نے کفر[1] کیا چاہے وہ اس کے مطابق فیصلہ کرے یا نہ کرے۔

اسی لئے ہمارا ماننا ہے کہ جو لوگ ایسے قوانین بناتے ہیں جو شریعت کی مخالفت کرتا ہے جس کے ذریعے وہ اللہ کے بندوں کے بیچ فیصلہ کرتے ہیں یا اللہ کے بندے کے بارے میں فیصلہ کرتے ہیں، تو وہ بہت بڑے خطرے میں ہیں، چاہے تو وہ اس کے مطابق فیصلہ کریں یا نہ کریں۔

اور ہم دونوں میں فرق سمجھتے ہیں۔ ایک وہ شخص ہے جس نے ایسا قانون بنایا جو شریعت کی مخالفت کرتا ہے تاکہ وہ اس کے ذریعے لوگوں میں فیصلہ کرے، اور دوسرا وہ شخص ہے جو کسی معاملے میں اللہ کے نازل کردہ فیصلے کے بغیر فیصلہ کر دیتا ہے۔ کیونکہ جس نے قانون بنایا تاکہ لوگ اس پر چلیں، اور وہ اس میں شریعت کی مخالفت بھی جانتا ہے، لیکن وہ لوگوں کو اسی پر رکھنا چاہتا ہے تو ایسا شخص کافر[1] ہے۔ لیکن جو کسی مسئلے میں اللہ کے حکم کو جانتے ہوئے بھی محض اپنی خواہشِ نفس کی پیروی کرتے ہوئے ایسا کرتا ہے تو وہ ظالم یا فاسق ہے اور اس کا کفر اگر ہم اسے کفر کے وصف سے موصوف بھی کریں تو وہ کفر سے کم تر کفر ہے[2] (یعنی کفر اصغر ہے)۔

مصدر: لقاء الباب المفتوح: مجلس نمبر ٦

---

[1] اس کفر سے مراد کفر اکبر ہے جس کے ارتکاب سے کوئی مسلمان ملت سے خارج ہو جاتا ہے۔

[2] كفر دون كفر: یعنی کفر اصغر ہے جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ إنه ليس الكفر الذي يذهبون إليه إنه ليس كفرا ينقل عن الملة (یہ وہ کفر نہیں ہے جس کی طرف یہ (خوارج) جارہے ہیں، یہ وہ کفر نہیں جو ملت سے خارج کر دیتا ہے) (دیکھئے السلسلۃ الصحیحۃ ج ٦ ص ١١٤)۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اس قول کا کسی صحابی نے انکار نہیں کیا، جس سے پتا چلتا ہے کہ صحابہ اس چیز کو جانتے تھے گویا اس پر ان کا اجماع تھا۔

شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ اس تعلق سے کہتے ہیں:

اس کو علماء نے واضح کر دیا ہے اور سب سے قریب ترین چیز[3] تفسیر ابن کثیر ہے۔ کہتے ہیں کہ جو اللہ کے نازل کئے ہوئے حکم کے علاوہ فیصلہ کرتا ہے، اگر وہ یہ سمجھتا ہے کہ یہ اللہ کی کتاب سے بہتر ہے اور اس کا حکم اللہ کے حکم سے بہتر ہے یا غیر اللہ کا حکم اللہ کے حکم کے برابر ہے یا یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ اسے اختیار ہے، چاہے تو اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کرے یا غیر اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کرے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ (ان صورتوں میں) ایسے شخص پر کفر کا حکم لگایا جائے گا۔ اس کے کافر ہونے پر اجماع ہے۔

مگر اگر یہ شخص ایسا عقیدہ رکھتا ہے کہ اللہ کا حکم ہی بر حق ہے اور یہ وضعی (خود ساختہ) قانون باطل ہے لیکن وہ اس باطل کے مطابق اپنی خواہشِ نفس کی وجہ سے فیصلہ کرتا ہے یا کسی لالچ کی وجہ سے کرتا ہے تو ایسا شخص ظالم اور فاسق ہے لیکن اس پر کفر کا حکم نہیں لگے گا کیونکہ وہ یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ اللہ کا حکم ہی واجب ہے اور غیر اللہ کا حکم باطل ہے مگر ایسا اس نے کسی وظیفے یا لالچ کی وجہ سے کیا ہے۔ اس کا عقیدا اللہ کی کتاب پر باقی ہے کہ یہ حق ہے اور اس کے مطابق حکم کرنا واجب ہے تو ایسا شخص فاسق ہے اور اس پر کفر کا حکم نہیں لگے گا[4]۔

---

[3] کیونکہ تفسیر ابن کثیر مطبوع اور بآسانی موجود ہے جس میں کوئی بھی بآسانی اس آیت کی تفسیر: ﴿وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ﴾ میں سلف کے اقوال کو دیکھ سکتا ہے جسے شیخ یہاں بیان کر رہے ہیں۔

[4] اہل الاثر پر موجود آوڈیو کلپ بعنوان: غیر اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کرنے والا کب کافر ہے؟ از شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ ملاحظہ فرمائیں

ان اقوال کا خلاصہ یہ ہے کہ اس میں کفر اکبر کی تین صورتیں ہیں: اگر کوئی حاکم اللہ کے حکم کے بدلے اپنے حکم کو (۱) بہتر یا (۲) برابر یا (۳) اپنا اختیار سمجھے اور صحیح مانے۔ یہ تینوں صورتیں کفر اکبر کی صورتیں ہیں اور ایسا حکمران طاغوت ہے۔ مگر اگر وہ ایسا نہیں مانتا جیسا کہ سوال میں ہے تو یہ کفر اصغر ہے جس سے وہ دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوتا۔ اسی لئے عوام الناس کو چاہئے کہ وہ مسلمان حکمرانوں پر زبان درازی کر کے ان کی تکفیر نہ کریں کیونکہ یہ ان کا کام نہیں ہے اور تکفیر حکم شرعی ہے جسے احتمال پر نہیں لگایا جاتا۔

ترجمہ وحاشیہ: ابو مریم اعجاز احمد